اصول مناظرہ

تالیف

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

تقدیم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ

مرکزی امیر: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 0321-6353540

نام کتاب...اصول مناظرہ
مولف..................................مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تقدیم.....................................مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ
بار اشاعت ....اول اکتوبر 2011ء
تعداد..1100
بااہتمام...احناف میڈیا سروس
ناشر................................مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

ملنے کے پتے:

دارالایمان زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

رابطہ کے لیے:

www.alittehaad.org
www.ahnafmedia.com
markazhanfi@gmail.com
zarbekaleem313@gmail.com

فریقین میں سے ایک مدعی اور دوسرا مدعیٰ علیہ ہو۔ مدعی کو معلل، مجیب اور مدعی علیہ کو منکر، سائل اور نافی بھی کہتے ہیں۔

مدعی: ”مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِإِثْبَاتِ الْحُكْمِ بِالدَّلِيلِ أَوِ التَّنْبِيهِ.“

ترجمہ: مدعی وہ ہے جو دعویٰ کو دلیل یا تنبیہ کے ساتھ ثابت کرنے کی ذمہ داری قبول کرلے۔

سائل: ”مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِنَفْيِ الْحُكْمِ.“

ترجمہ: سائل وہ شخص ہے جو مدعی کے دعویٰ کو توڑنے کی ذمہ داری قبول کرے۔

فائدہ نمبر ۱:

دلیل: دلیل کی عموماً دو تعریفیں کی جاتی ہیں۔

1۔ ”أَلْمُرَكَّبُ مِنَ الْقَضِيَّتَيْنِ لِلتَّعَدِّيْ اِلٰى مَجْهُوْلٍ نَظَرِيٍّ.“

ترجمہ: مجہول نظری تک پہنچنے کیلئے دو قضیوں سے مرکب شئی کو ”دلیل“ کہتے ہیں۔

2۔ ”مَا يَلْزَمُ مِنَ الْعِلْمِ بِهِ الْعِلْمُ بِشَيْءٍ آخَرَ.“

ترجمہ: دلیل وہ چیز ہے جس کے علم سے دوسری چیز کا علم از خود ہو جائے۔

تنبیہ: دعویٰ کے خفاء کو جس وضاحت سے دور کریں اس وضاحت کو ”تنبیہ“ کہتے ہیں۔ مثلاً ہمارا دعویٰ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، اس پر دلیل ”أَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ“ (مسند ابی یعلی ج ٦ ص ١٤٧، رقم الحديث ٣٤٢٥) ہے۔ اس پر اہل بدعت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے زندہ باپ کو قبر میں دفن نہیں کرتا۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں تو کیا صحابہ رضی اللہ عنہم (العیاذ باللہ) اتنے ظالم تھے کہ زندہ نبی کو دفن کر دیا؟ جواب دیتے ہوئے ہم نے اپنے دعویٰ کی وضاحت یوں کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم دنیا میں فوت ہوئے اور عالم برزخ میں زندہ ہیں۔

فائدہ نمبر ۲: دعویٰ کبھی اثباتاً ہوتا ہے، جیسے کوئی غیر مقلد کہے فاتحہ خلف الامام ”فرض“ ہے اور کبھی نفیاً ہوتا ہے، جیسے کوئی غیر مقلد کہے کہ مقتدی کی نماز امام کے پیچھے بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی۔

فائدہ نمبر ۳: مدعی نے چونکہ اپنا دعویٰ ثابت کرنا ہوتا ہے اس لئے پہلی ٹرم (نشست) مدعی کی ہوتی ہے اور مدعی نے چونکہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کی ذمہ داری لی ہے اس لئے مناظرہ میں آخری ٹرم بھی مدعی کی ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر ۴: آخری ٹرم میں مدعی کوئی نئی دلیل پیش نہیں کرسکتا، البتہ یہ بیان کرسکتا ہے کہ اس نے کس کس دلیل سے اور کیسے اپنے دعویٰ کو ثابت کیا ہے۔

6۔ ثبوت مناظرہ:

ا: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَلَمْ تَرَإِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ رَبِّهٖ اَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ قَالَ أَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ .

(سورة البقرة: 257)

ترجمہ: (اے نبی!) کیا آپ نے اس کو بھی دیکھا کہ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کے رب کے معاملہ میں حجت کی تھی اس غرور میں آکر کہ اس کو خدا نے سلطنت دی تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے کہ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اس نے کہا میں بھی تو زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میرا رب تو آفتاب کو مشرق سے نکالا کرتا ہے سو تو اس کو مغرب کی طرف سے نکال دے، تب وہ کافر حیران رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ناانصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

۲: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ أَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَأَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ .

(سورۃ النحل: 125)

ترجمہ: اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت اور عمدہ وعظ سے بلایئے اور ان سے بحث بھی کرو تو پسندیدہ طریقہ سے کرو۔ آپ کے رب کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے رستہ سے بہکا ہوا ہے اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں۔

اس آیت کے تحت علامہ ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی رحمہ اللہ م 710ھ لکھتے ہیں:

”وَهُوَ رَدٌّ عَلٰى مَنْ يَاْبَى الْمُنَاظَرَةَ فِى الدِّيْنِ“

(مدارک التنزیل للنسفی ج۱ص۲۰۷)

ترجمہ: اس آیت میں اس آدمی کی تردید ہے جو دین میں مناظرہ کا قائل نہیں۔

حاشیہ جلالین میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

”أَلْمُجَادَلَةُ هِىَ الْمُنَازَعَةُ لَا لِاِظْهَارِ الصَّوَابِ بَلْ لِاِلْزَامِ الْخَصْمِ كَمَا فِى الرَّشِيْدِيَّةِ لٰكِنَّ الْمُرَادُ هٰهُنَا الْمُنَاظَرَةُ وَالْجَدَلُ الْاَحْسَنُ أَنْ يَّكُوْنَ دَلِيْلًا مُرَكَّبًا